954-عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر بہتان لگانے والے کا حکم

سوال

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر بہتان لگانے والے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

عائشہ اور دوسری امہات المومنین عمومی طور پر صحابہ کرام میں شامل ہیں تو جس نص میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم پر سب وشتم سے منع کیا گیا ہے اس میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بھی شامل ہیں ذیل میں ہم چند ایک احادیث پیش کرتے ہیں :

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میرے صحابہ پر سب وشتم نہ کرو اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ کے برابر سونا بھی اللہ کے راہ میں خرچ کردے تو وہ ان کے ایک مٹھی (مد) یا اس کے نصف تک بھی نہیں پہنچ سکتا) صحیح بخاری دیکھیں فتح الباری حدیث نمبر (3379) ۔

پھر دوسری بات یہ بھی ہے کہ علماء اھل سنت اس پر متفق ہیں کہ جس نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر اس معاملہ میں طعن کیا جس سے اللہ تعالی نے انہیں بری قرار دیا ہے تو وہ شخص کافر ہے اور سورۃ النور میں اللہ تعالی کی ذکر کردہ برات کی تکذیب ہے ۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی سند سے ھشام بن عمار رحمہ اللہ تک بیان کیا ہے کہ ھشام کہتے ہیں میں نے امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالی کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

جس نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما پر سب وشتم کیا اسے کوڑے مارے جائیں گے ، اور جس نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر طعن اور سب وشتم کی اسے قتل کیا جائے گا ۔

امام مالک رحمہ اللہ کو کہا گیا کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بارہ میں قتل کیوں کیا جائے گا ؟

انہوں نے جواب دیا ، اس لیے کہ اللہ تعالی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بارہ میں فرماتے ہیں :

.{اللہ تعالی تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم سچے اور سچے مومن ہو تو پھر کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا }. النور (17) .

امام مالک رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں اب جس نے بھی ان پر بہتان لگایا اس نے قرآن مجید کی مخالفت کی اور جو قرآن مجید کی مخالفت کرتا ہے وہ قتل کیا جائے گا .

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ : امام مالک رحمہ اللہ تعالی کا یہاں پر یہ قول سوفیصد صحیح ہے اس لیے کہ یہ مکمل ارتداد کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بارہ میں قطعی برات کی تکذیب بھی ہے .

ابو بکر ابن عربی کا کہنا ہے کہ :

اس لیے کہ بہتان ترازی کرنے والوں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر فحاشی کا بہتان لگایا تو اللہ تعالی نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو اس سے بری کر دیا ، تو اب جو بھی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر سب و شتم اور ان پر بہتان لگاتا ہے دراصل وہ اللہ تعالی کی تکذیب ہے اور جو اللہ تعالی کی تکذیب کرے وہ کافر ہے ، امام مالک اور اہل بصیرت کا بھی یہی راہ ہے .

قاضی ابو یعلی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اللہ تعالی کی برات نازل ہونے کے بعد جس نے بھی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر بہتان لگایا وہ اتفاقا کافر ہے ، اور اس حکم پر کئی ایک نے اجماع بھی نقل کیا ہے اور اسی طرح کئی ایک آئمہ نے اس حکم بھی صراحت بھی کی ہے .

ابن ابی موسی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بارہ میں اللہ تعالی کی برات نازل ہونے کے بعد جس نے بھی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر بہتان لگایا وہ دین اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت سے اس کا نکاح نہیں ہوسکتا .

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اورام المومنین رضی اللہ تعالی عنھن جو کہ ہر فحش کام سے بری ہیں کے بارہ میں رضی اللہ تعالی عنہا کہنا سنت ہے ، ان میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد ہیں ۔

اورعائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں منافقوں کے بہتان سے بری قرار دیا ہے اوروہ دنیا آخرت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں اب جو بھی اللہ تعالی کی برات کے بعدان پر بہتان لگائے اس نے تعالی کے ساتھ کفر کا ارتکاب کیا ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی عنہ کا قول ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی بہتان سے برات قرآنی نص کے ساتھ قطعی ہے جو بھی اس میں شک کرے وہ مسلمانوں کے اجماع سے کافر اور مرتد ہوگا اللہ تعالی اس سے بچا کے رکھے ۔

اورحافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

امت کا پر اتفاق ہے کہ جو بھی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر بہتان لگے وہ کافر ہے ۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جمیع علماء کرام اس پر مجتمع ہیں کہ جس نے بھی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر سب وشتم کیا اوراس آیت میں برات کا ذکر ہونے کے باوجود وہ بہتان لگائے تو کافر اور قرآن کا دشمن اور کافر ہے ۔

اوربدرالدین زرکشی رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

قرآن کریم میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی صریحا برات کے باوجود جو شخص عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر بہتان لگائے وہ کافر ہے ۔

علماء کرام نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر بہتان لگانے والے کو کافر قرار دینے کی بنیاد کئی ایک دلائل ہیں جن میں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے :

1– سورۃ النور میں نازل شدہ آیات سے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی برات پر صریحا استدلال ، تواب اللہ تعالی کے بری کردینے کے بعد جو بھی ان پر تہمت لگاتا ہے وہ اللہ

تعالی کی تکذیب کرتا ہے اوراللہ تعالی کی تکذیب کرنے والے کے کفرمیں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ۔

2– نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں طعن تشنیع اوربہتان طرازي میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کواذیت ہے اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کوایذا دینا بلاشک وشبہ اجماعا کفر ہے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کواذیت دینا کفر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ پر تہمت لگانا بھی اذیت ہے جس کی دلیل میں امام بخاری رحمہ اللہ الباری اورامام مسلم رحمہ اللہ المنعم نے اپنی اپنی صحیح میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث افک نقل کی ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی بیان فرماتی ہیں کہ اس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے بارہ میں عذر طلب کررہے تھے اوروہ منبر پر کھڑے ہوکر فرمانے لگے :

اے مسلمانوں کی جماعت کون ہے جومجھے اس شخص کے بارہ میں کون مجھے معذور جانے گا جس نےمجھے میرے گھر والوں کے متعلق بہت زیادہ اذیت دی ہے اوراللہ تعالی کی قسم میں نے تواپنی گھر والوں (بیوی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مراد ہیں) کواچھائی اوربھلائی پرہی پایا ہے ۔۔۔ الحدیث ۔

تونبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ (کون ہے جومیرا عذر مانے گا) یعنی میرے ساتھ کون انصاف کرے گا اورجب میں اس کے ساتھ انصاف کا معاملہ کروں اس لیے کہ اسے نےمجھے میرے گھر والوں کے بارہ میں بہت ہی زیادہ تکلیف اوراذیت دی ہے ۔

تواس سے ہمیں یہ علم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بہتان سے اذیت اورتکلیف محسوس کی ۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرمان باری تعالی:**{اللہ تعالی تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم پکے اورسچے مومن ہوتوپھر کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا}**.النور(17) کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں :

یعنی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بہتان کے بارہ میں تم دوبارہ کوئی ایسی بات کرو، اس لیے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوان کی عزت اورگھر والوں کے بارہ میں اذیت پہنچتی ہے ، اوریہ کام جو بھی کرے وہ کافر ہے ۔

3–اور یہ بھی کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا میں طعن و تشنیع اصل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی طعن و تشنیع ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ :{ **خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں** }۔

اس کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہی اس لیے بنایا تھا کہ وہ طیب اور پاکباز تھیں ، اور اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں میں سے زیادہ پاکباز تھے ، اور اگر عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پاکباز نہیں تھیں تو شرعی طور پر وہ نبی صلی اللہ کی زوجیت کے لائق ہی نہیں تھی ۔

پھر آخر میں ہمیں یہ بھی علم ہونا چاہیئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں محبوب ترین شخصیت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالی عنہا ہی ہیں جس طرح کہ اس کا ذکر عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں بھی ملتا ہے :

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ذات السلاسل میں بھیجا وہ کہتے ہیں کہ میں واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا :

لوگوں میں سے آپکو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : عائشہ (رضی اللہ تعالی عنہا) سے ، میں نے کہا کہ مردوں میں سے کون ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے والد (ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ) سے ، میں کہا کہ اس کے بعد پھر کون ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالی عنہ) اور بھی کئ آدمی گنے ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (3662) صحیح مسلم حدیث نمبر (2384) ۔

تواب جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت سے بغض رکھے وہ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ وہ روز قیامت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مبغوض ترین شخص ہو۔

اللہ تعالی ہی سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے ۔

دیکھیں کتاب :

عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ فی الصحابۃ الکرام تصنیف : ناصر الشیخ (871/2)

اور محمد الوھیبی کی کتاب : اعتقاد اھل السنۃ فی الصحابۃ (ص 58) ۔

واللہ تعالی اعلم .